سرراہے

سربراہ سنی تحریک
ثروت اعجاز قادری

''ریاست بچاؤ'' فارمولا امپورٹ ہوا

سیاست کے بغیر ریاست کیسی ہوگی؟ کیا پھر کسی آمر کو آواز تو نہیں دی جارہی؟ ایسے فارمولے بھوکے پیٹ تو جنم نہیں لیتے ثروت اعجاز کی بات میں وزن ہے کہ ریاست بچاؤ کا فارمولا امپورٹ ہوا ہے، سیدھا کینیڈین پاسپورٹ کے ذریعے منگوایا گیا ہے۔ ذرا سوچیں جس گھر میں باپ نہیں ہوتا وہاں کا نظام درہم برہم ہو کر رہ جاتا ہے، سیاست اور جمہوریت بھی کسی ملک کو چلانے کیلئے باپ کی حیثیت رکھتی ہیں اگر اسے ''تنہا'' کر دیا جائے تو صاف ظاہر ہے بھیک مانگ کر ہی ملک چلانا پڑے گا۔ طاہر القادری کو ''انتخاب سے پہلے احتساب'' کا نعرہ لگانا چاہیے تھا اسی سے ریاست بھی بچ جاتی اور سیاست بھی، سوچنا چاہیے کہ اگر طاہر القادری صاحب کو آج کسی بڑے عہدے کی پیشکش ہو جائے تو ''سیاست نہیں ریاست بچاؤ'' کا نعرہ انہی کے آگے بے بس ہو کر حلق میں اٹک جائے اور واپسی کا راستہ ناپتا نظر آئے گا۔ کیونکہ اس قبیلے کے کچھ افراد نے دفاع پاکستان کونسل بنائی اور اعلان کیا تھا ''سیاست نہیں ریاست'' لیکن چند دنوں کے بعد انہوں نے متحدہ دینی محاذ کے نام سے نیا جنم لے کر اپنے ہی نعرے کو ''دفن'' کر دیا ہے اور اب سیاست سیاست کھیلنا شروع کر دی ہے۔ پس چند روز انتظار کریں ''یہی گھوڑے اور یہی میدان'' دیکھیں طاہر القادری کا نعرہ اپنے چیتے بھائیوں کی طرح کس دن ''دفن'' ہوتا ہے۔ اتنے لوگ دیکھ کر ''رال ٹپک'' ہی پڑتی ہے۔

طاہر القادری نے عوام کیلئے جہاد کا بھی اعلان کر دیا ہے۔ کاش وہ یہ اعلان اپنے ہی کینیڈین پاسپورٹ سے مخاطب ہو کر کرتے۔ ہمیں ان کے ڈیول نیشنل ہونے کا قطعاً گلہ نہیں۔ لیکن کچھ مضحکہ خیز ہے کہ قادری صاحب کینیڈا میں بیٹھ کر برگر کھاتے اور مفت ہیلتھ کیئر کے مزے اٹھاتے ہیں اور پھر فرسٹ کلاس کا ٹکٹ کٹا کر بلٹ پروف شیشے کے پیچھے سے نعرہ لگاتے ہیں کہ وہ ملک بچانے آئے ہیں۔ واہ! علامہ صاحب ہتھیلی پر سرسوں جمانے کا فن بخوبی جانتے ہیں دیکھیں یوٹرن کب لیتے ہیں۔ بہر حال پروفیسر صاحب کے جلسے کو دیکھ کر یہی کہا جا سکتا ہے۔

لٹے ہوئے، پسے ہوؤں کا وقتِ انتقام ہے
اور اب تو قاتلوں کا وقتِ اختتام ہے
دلیں کی رگوں میں رقصِ زہر بے شمار ہے
اٹھو بھی دوستو کہ تم کو کس کا انتظار ہے

(بشکریہ: روزنامہ ''نوائے وقت''
24 دسمبر 2012ء)